اپنی بات

ہر عہد اپنے ساتھ کچھ تغیرات لے کر آتا ہے، تہذیبی و معاشرتی رجحانات نئی روشنی کے ساتھ جلوہ گر ہوتے ہیں۔ اس لیے ہر عہد کا ادب اپنے جلو میں تغیرات، جدید رجحانات، تخیل، تفکر اور معنیٰ آفرینی کے نئے جہان نہ صرف سامنے لاتا ہے، بلکہ انھیں پروان چڑھانے میں بھی مثبت کوششیں کرتا ہے اور ادیب و شاعر کی ژرف نگاہی اسے نئی جہتوں سے آشنا کراتی ہے۔ مغربی فکر کے اثرات اپنی جگہ، لیکن مشرقی روایات کے بغیر نہ ہم فنّی تجربات کر سکتے ہیں اور نہ جدید نظریات پر ہی ہم کوئی قدم بڑھا سکتے ہیں۔ کیوں کہ ادب کے فکری پہلو مختلف زاویے رکھتے ہیں۔ ان میں زمانی و مکانی تغیر بھی ناگزیر ہے۔ ادب میں بعض لوگوں نے جبراً کراہ کو اپنا مشغلہ بنالیا ہے، وہ اساتذہ کے پیدا کیے گئے برگ و بار سے فیض تو اُٹھانا چاہتے ہیں، لیکن اس کو عام نہیں کرنا چاہتے۔ وہ یہ بتانے میں قباحت محسوس کرتے ہیں کہ انھوں نے کسی استاذ سے فیض حاصل کیا ہے، جب کہ اگر یہی بات وہ اساتذہ کی نگرانی میں منظر عام پر لائیں، ایک تو ان کی فنّی خامیاں دور ہوجائیں، دوسرے ادب میں وہ کیفیات پیدا ہوجائیں جو ادب کا خاصہ ہیں۔

تاریخ انسانی نے ادب کے مختلف ادوار دیکھے ہیں اور انھیں محفوظ کرلیا ہے، جب تمام چیزیں محفوظ ہیں تو ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہم ان کا مطالعہ کریں اور ادب کے ان تشنہ پہلوؤں کو دور کرنے کی کوشش کریں، جن سے ہم ابھی تک بیگانہ ہیں۔ اس لیے کہ ادب کی حقیقت کو سمجھنے کے لیے یہ اتنا ہی ضروری ہے، جتنا زندگی کے لیے ہوا اور پانی۔

ہم نے اپنی زندگی سے ماحولیات کو بھی دور کرلیا ہے تو ہم ہوا اور پانی کی اہمیت کو کیا سمجھیں گے۔ ہم نے سرورق سے قارئین کو یہی بات سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ جس طرح زندگی کے لیے ہوا، پانی اور ماحولیات ضروری ہیں، اسی طرح ادب کی زندگی کے لیے بھی یہ ضروری ہے کہ ہم اپنے پیش رو اساتذہ کے فن سے فیض اُٹھائیں اور ادب کی فنی باریکیوں کو اساتذہ سے سمجھیں یا ان کی نگارشات سے، اس کو سمجھنا ازبس ضروری ہے۔

اردو اکادمی، دہلی کے زیر اہتمام اردو دنیا کا سب سے بڑا ادبی اجتماع ''نئے پرانے چراغ'' اس مرتبہ پانچ روز تک جاری رہا اور اس میں دو سو سے زیادہ تخلیقات جن میں تحقیقی و تنقیدی مضامین کے ساتھ ساتھ افسانے اور انشائیے بھی شامل تھے پیش کی گئیں اور دو سو سے زیادہ شعرا نے اپنی شاعری سے سامعین کو محظوظ کیا۔ اس سلسلے میں پروگرام کے صدر صاحبان نے جہاں طلبا کی تخلیقات کی تعریف کی، وہیں انھیں یہ سمجھانے کی بھی کوشش کی کہ وہ اپنی تخلیقات پر اپنے اساتذہ سے مشورہ ضرور لیا کریں۔ اس سے ایک فائدہ تو یہ ہوگا کہ ان کی نگارشات میں جو خامیاں ہیں، وہ بروقت دور ہوجائیں گی اور ساتھ ہی یہ بھی فائدہ ہوگا کہ نگارشات کی پیش کش کا انداز بھی سیکھ جائیں گے۔ اصل واقعہ یہ ہے کہ ''نئے پرانے چراغ'' کا مقصد ہی یہ ہے کہ طلبا اساتذہ کے سامنے اپنی نگارشات پیش کریں اور اساتذہ ان کی خامیوں کو دور کرکے ان کی تخلیق کو بہترین ادب کا حصّہ بنائیں۔

اردو اکادمی، دہلی ۲۰۱۷ء کے اردو ٹاپرز کو انعامات تقسیم کرکے ان کی حوصلہ افزائی صرف اسی لیے کرتی ہے تاکہ وہ اپنے اپنے میدان میں آگے بڑھیں اور کسی نہ کسی طور پر اردو زبان کے فروغ کا ذریعہ بنیں، اس لیے کہ اردو اکادمی، دہلی کا مقصد ہی اردو کا فروغ ہے اور اکادمی اپنے اس کاز کے لیے جو محنتیں کر رہی ہے، وہ ملکی سطح پر لائق اعتبار ٹھہرتی ہیں۔ ایوانِ اردو کو ہمیشہ کی طرح آپ کے تاثرات کا انتظار ہے۔

—ادارہ